قرآنیات

البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ القصص

(۳)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ
الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ

یہ اُس دن کا دھیان کریں، جب خدا اِنھیں پکارے گا، پھر پوچھے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؟ (اُن کے زعما) جن پر بات پوری ہو چکی ہو گی [۲۱۵]، (اِس اندیشے سے کہ تمام ذمہ داری کہیں اُن پر نہ ڈال دی جائے)، فوراً بول اُٹھیں گے کہ ہمارے پروردگار، یہ لوگ جنھیں ہم نے بہکایا، اِنھیں ہم نے اُسی طرح بہکایا ہے، جس طرح ہم خود بہکے تھے [۲۱۶]۔

۲۱۵۔ یعنی خدا کا فیصلۂ عذاب جن کے لیے صادر ہو چکا ہو گا۔

۲۱۶۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور گم راہ ہوئے، یہ بھی اُسی طرح اپنی خواہشات کے اسیر ہو کر ہماری باتیں اپنی پسند سے مانتے رہے ہیں۔ اِس لیے بہکے ہیں تو آپ ہی اِس کے ذمہ دار ہیں۔

تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ز مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾
وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ج لَوْ
اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾
وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ
يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ
يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

تیرے حضور ہم اِن سے براءت کرتے ہیں۔ یہ ہم کو نہیں پوجتے تھے۔ ۶۲-۶۳

(اُس وقت) کہا جائے گا: اچھا، اب اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ سو (گھبرا کر) اُنھیں بلائیں گے، مگر وہ اِنھیں جواب نہ دیں گے[۲۱۷] اور یہ اپنا عذاب دیکھ لیں گے۔ اے کاش، یہ ہدایت اختیار کرنے والے ہوتے! ۶۴

اور اُس دن کا دھیان کریں، جب خدا اِنھیں پکارے گا، پھر پوچھے گا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ تو اُس دن اِن کی سٹی بھول جائے گی، پھر آپس میں بھی کچھ نہ پوچھ سکیں گے۔ ہاں، جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے، اُسے توقع رکھنی چاہیے کہ اُس دن وہ فلاح پانے والوں میں سے ہو گا[۲۱۸]۔ ۶۵-۶۷

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲۱۷۔ اِس لیے کہ وہ محض خیالی ہستیاں تھیں جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں تھا کہ آج قیامت میں جواب دینے کے لیے موجود ہوتے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

”... یہاں ذکر مشرکین عرب کا ہے جن کے تمام اصنام والٰہ محض خیالی اور خود تراشیدہ تھے۔ جن قوموں نے کسی واقعی ہستی کی پرستش کی ہے، مثلاً نصاریٰ جنھوں نے حضرت مسیح کی پرستش کی، اُن کا ذکر قرآن میں الگ ہوا ہے کہ قیامت کے دن حضرت مسیح اپنے پرستاروں سے اعلان براءت کر دیں گے کہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ کچھ احمق لوگوں نے میری پرستش کی ہے۔ میں نے تو سب کو اللہ واحد کی بندگی کی دعوت دی تھی۔“

(تدبر قرآن ۵/۶۹۹)

۲۱۸۔ توقع رکھنی چاہیے، اِس لیے کہ نجات اور فلاح جس کو بھی حاصل ہو گی، خدا کی عنایت ہی سے حاصل

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾
وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

تیرا پروردگار جو کچھ چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، منتخب کر لیتا ہے۔ اِس میں اُن کا کوئی اختیار نہیں ہے[219]۔ (سو) اللہ پاک اور برتر ہے اُس سے جو یہ شریک ٹھیراتے ہیں۔ تیرا پروردگار جانتا ہے جو کچھ یہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ (پھر وہ کسی کو اپنا شریک کیوں بنائے گا)[220]؟ وہی اللہ ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ دنیا اور آخرت میں وہی شکر کا سزاوار ہے۔ اُسی کے اختیار میں فیصلہ ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ۶۸-۷۰

ہو گی۔

۲۱۹۔ یعنی جنھیں منتخب کیا جاتا ہے، اُن کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ اُن کے صفات و افعال کو اُن کی کوئی ذاتی چیز قرار دے کر اُنھیں خدا کی خدائی میں شریک بنا لیا جائے۔ یہ اشارہ خاص طور پر فرشتوں کی طرف ہے جن کے بت مشرکین عرب پوجتے تھے۔

۲۲۰۔ یہ احاطۂ علم الٰہی سے شرک کا ابطال ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب خدا ہر چیز کے سر و علانیہ سے خود باخبر ہے تو اُس کو شریک بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ استاذ امام لکھتے ہیں:

”... وہ اپنی مملکت میں دوسروں کو شریک تو جب بنائے، جب وہ لوگوں کے حالات و معاملات سے باخبر رہنے کے لیے کسی کا محتاج ہو اور اُس کے ہاں کسی کے باب میں کسی کی سفارش کی ضرورت تو جب پیش آئے، جب کوئی اُس کے علم میں اضافہ کرنے کے پوزیشن میں ہو کہ فلاں کے باب میں نعوذ باللہ خدا کو خبر نہیں ہے، اُسے ہے۔ جب اِس طرح کی کوئی بات فرض کرنے کی کوئی گنجایش نہیں ہے تو فرشتوں کو اِس مفروضے پر پوجنے کے کیا معنی کہ وہ خدا کے ہاں کسی کے لیے تقرب و سفارش کا وسیلہ ہیں!“ (تدبر قرآن ۵/۷۰۱)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ
اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ
النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

اِن سے کہو کہ بتاؤ، اگر اللہ روز قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لیے رات طاری کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمھیں روشنی لا دے گا[۲۲۱]؟ پھر کیا سنتے نہیں ہو[۲۲۲]؟ کہو کہ بتاؤ، اگر اللہ روز قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لیے دن ہی کیے رہے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمھیں رات لا دے گا جس میں تم سکون پاتے ہو؟ پھر کیا دیکھتے نہیں ہو؟ یہ اُسی کی رحمت ہے کہ اُس نے تمھارے لیے رات اور دن بنائے، اِس لیے کہ رات میں سکون حاصل کرو اور اِس لیے کہ دن

۲۲۱۔ روشنی زندگی کی سرگرمیوں کے لیے ہے۔ یہ بات چونکہ بالکل واضح تھی، اِس لیے یہاں اِسے ظاہر نہیں کیا۔ آگے کی آیت میں اِس کی وضاحت ہو گئی ہے۔

۲۲۲۔ آگے دن کے ذکر میں فرمایا ہے کہ ''پھر کیا دیکھتے نہیں ہو''۔ یہ اسلوب تصویر حال کے لیے ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ''...گویا پہلی بات شب کے اندھیرے میں فرمائی جا رہی ہے کہ اگر رات کے اندھیرے میں تمھیں سجھائی نہیں دے رہا ہے تو کیا سنائی بھی نہیں دے رہا ہے تو آخر اِس بات کو سنتے کیوں نہیں! اِسی طرح دوسری بات گویا دن کی روشنی میں فرمائی جا رہی ہے کہ اِس وقت تو پورے دن کی روشنی موجود ہے تو کیا اِس روشنی میں بھی تمھیں یہ بدیہی حقیقت نظر نہیں آ رہی ہے!
>
> اِس میں یہ بلاغت بھی ہے کہ معقولات کو محسوسات کی حیثیت دے دی گئی ہے جس میں اِس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بدیہیات ہیں جن کو سمجھنے کے لیے زیادہ تامل و فکر کی ضرورت نہیں ہے، یہ کافی ہے کہ آدمی کے کان اور اُس کی آنکھیں کھلی ہوں۔ لیکن تمھارا حال تو یہ ہے کہ نہ شب کے سکون میں تمھیں کچھ سنائی دیتا نہ دن کے اجالے میں کچھ دکھائی دیتا۔'' (تدبر قرآن ۵/ ۷۰۲)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو، اور اِس لیے کہ تم اُس کے شکر گزار ہو۔۷۱-۷۳

یہ اُس دن کا دھیان کریں، جب خدا اِنھیں پکارے گا، پھر پوچھے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؟ اور ہر امت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے[223]، پھر لوگوں سے کہیں گے کہ اپنی دلیل لاؤ۔ تب اُن پر واضح ہو جائے گا کہ حق خدا کی طرف ہے اور جو کچھ جھوٹ وہ باندھتے رہے تھے، وہ سب اُن سے کھوئے جائیں گے۔۷۴-۷۵

۲۲۳۔ یعنی انبیا و رسل جنھوں نے اپنی امتوں پر دین کی گواہی دی تھی۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com